© rasailojaraid.com

غزل

از

(جناب شارقؔ ایم۔اے)

رونقِ بزم بھی ہے گرمیٔ بازار بھی ہے
دیکھنا یہ ہے کوئی دل کا خریدار بھی ہے

اس حقیقت کو کسی اہلِ نظر سے پوچھو
جو ہے دیوانہ یہاں محرمِ اسرار بھی ہے

دیکھ کر بھی ہے انھیں دیکھتے رہنے کی ہوس
ہائے کیا چیز مری حسرتِ دیدار بھی ہے

شمعِ محفل کو ملا سوز تو پروانہ کو ساز
غم ملا دل کو کہ یہ غم کا سزاوار بھی ہے

دیکھنا یہ ہے کہ دیوانہ کدھر جاتا ہے
دعوتِ طور بھی ہے جلوۂ دار بھی ہے

ٹھوکریں کھا کے زمانہ کی یہ معلوم ہوا
زندگی صرف لچک ہی نہیں تلوار بھی ہے

بندۂ عشق کو ہے ان کی رضا سے مطلب
وہ خطاوار جو کہہ دیں تو خطاوار بھی ہے

اب تو ہم وادیٔ الفت میں قدم رکھتے ہیں
خوب واقف ہیں یہ رہ سخت بھی دشوار بھی ہے

زندگی کیا ہے کہیں اس کے سوا کیا شارقؔ
ایک عقدہ ہے کہ آسان بھی دشوار بھی ہے

© rasailojaraid.com